بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منگوں پیر اور آف شور کمپنیاں اِن پانامہ

ہم نے پاکستان میں یہ بات بڑی شدت سے نوٹ کی تھی کہ ہر روز گداگر بڑے وقت کے ساتھ گلی میں صدائیں لگاتے ہوئے داخل ہوتے تھے۔ ہر گداگر اپنے وقت پر آتا تھا اور بھیک مانگ کر اگلی گلی میں داخل ہو جاتا تھا۔ ان بھیکاریوں میں جو جتنا لنگڑا لولا اپاہج ہوتا تھا وہ اُتنا ہی زیادہ کماتا تھا۔ ہر بھکاری کی اپنی خاص ڈیمانڈ ہوتی تھی کچھ آٹا چینی بھی لے لیتے تھے اور کچھ نہیں پر اکثر کیش۔ یہ تو وہ بھکاری ہوتے تھے جو ہمیں سامنے نظر آتے تھے جو اپنی مجبوریوں اور معذوریوں کی بدولت لوگوں کی توجہ حاصل کرتے اور مال جمع کرتے تھے۔ لیکن حقیقت کچھ اور تھی۔ ان بھکاریوں کے پیچھے ایک پورا لوگوں کا ایک منظم گروہ یا جال ہوتا تھا جو اُنہیں حرکت میں رکھتا تھا۔ جو پیسا اکھٹا ہوتا تھا اُس کو اِن سے فوری لے لیتا تھا اور اس بات پر بھی نظر رکھتا تھا کہ ان محلوں اور بازاروں میں کوئی ایسا بھکاری تو نہیں جو اس گروہ کا حصہ نہیں۔ یا اِن بھکاریوں سے کچھ زیادہ تو ہمدردی تو نہیں کر رہا۔ اس گروہ کے پیچھے ایک اور خاص گروہ ہوتا تھا جو اِن عہدیداروں پر کڑی نظارے رکھے ہوئے ہوتا تھا کہ ان میں سے کوئی مال تو ہڑپ نہیں کر رہا یا کوئی مخالف گروہ سے تو نہیں مل رہا۔ جو زیادہ کما کر دیتا تھا اُس کو نواز دیا جاتا تھا اور جو کم اُس کو کسی اور کونے میں بٹھا دیا جاتا تھا۔ یہ منظم گروہ جہاں اپنے بھکاریوں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھے ہوتا تھا وہاں ایسے لوگوں کی تلاش میں بھی رہتا تھا جو ذہنی طور پر کند اور جسمانی طور پر لاغر ہوں۔ جو جتنا اَپاہج اور حالات کا مارا ہوتا تھا وہ اُتنا ہی زیادہ اس گروہ کیلئے مفید ہوتا تھا۔ اور اُتنا ہی کما کر دیتا تھا۔ یہ کُند ذہن بھکاری اس گروہ کیلئے ایندھن ہوتے تھے جو حصول مال کا ذریعہ ہوتے تھے۔ وہ لوگ جن کیلئے یہ گروہ کام کرتا تھا وہ یا تو کسی مزار سے وابستہ ہوتے تھے یا کسی نامور پیر فقیر سے۔

جماعت احمدیہ محمود ثم قبرستان کی مثال بھی اس بھکاریوں کے منظم گروہ کی مانند ہے۔ اس جماعت میں سب سے اُوپر خلافت کا مزار بنایا گیا اور پھر نظام جماعت کے تحت عہدیداروں کا ایک منظم جال بچھا کر احمدیوں کو مزار خلافت اور خاندان مسیح کیلئے بھیک مانگنے پر لگا دیا۔ عہدیداروں کا گروہ صبح سے شام تک غریب احمدیوں سے کبھی ایک مد تو کبھی دوسری مد میں چندہ بٹورتے دکھائی دیتا ہے۔ ان چندہ اکٹھا کرنے والوں کے پیچھے ایک اور گروہ بیٹھا ہوتا ہے جو نہ صرف ان عہدیداروں کی کاروائی نوٹ کر رہا ہوتا ہے بلکہ اُن کو ایک کے بعد دوسری چندہ تحریک کی مد میں ٹارگٹ دے رہا ہوتا ہے۔ وہ جماعت جو دو چار چندوں سے شروع ہوئی آج نصف صد کے قریب احمدیوں سے چندے اَکھٹا کر رہی ہے۔ روپے دو روپے سے شروع ہونے والے اب نا صرف ڈالرز اور پاؤنڈز میں مال اَکھٹا کرتے ہیں بلکہ اب جمع کردہ مال صندوقوں میں ڈال کر کبھی ایک ملک سے دوسرے ملک تو کبھی دوسرے سے تیسرے۔ یہاں تک کے اب لوگوں کے صدقہ و خیرات سے جمع کنندہ مال پانامہ میں آف شور کمپنی کی زینت بن چکا ہے۔ آج

دنیاتباہی کے جس دھانے پہ کھڑی ہے کوئی بعید نہیں کہ عنقریب دنیا ایک بہت بڑے معاشی بحران کا شکار ہو جائے۔ جہاں حضرت مسیح موعود کے الہامات میں ہمیں ایک عالمی خون ریز جنگ کی خبر ملتی ہے جو آپ کے موعود روحانی بیٹے کی پہچان کیلئے ایک نشان آپ علیہ اسلام نے قرار دیا وہیں ہمیں پیشگوئی مصلح موعود میں مجرموں کی راہ ظاہر ہونے کی بھی نوید ملتی ہے۔ الحمدللہ جہاں حضرت مسیح موعود کو ایک اوّل الحشر کی خبر دی گئی جس کا مرکز ملک شام ہے جو آج ہمیں پورا ہوتے دکھائی دے رہا ہے وہیں مجرموں کی بھی راہ روز بروز ظاہر ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب خاندان مسیح اور میرزا مسرور احمد شریف فاؤنڈیشن سمیت ایسے غائب ہونگے جیسے بکرے کے سر سے سینگ۔ اور بیچارے احمدیوں کے پاس اگلی خلافت کیلئے نہ تو خاندان مسیح ہو گا اور نہ ہی خاندانی مجلس انتخاب۔ وہ توسب سو سال سے لوٹے ہوئے مال کو ہڑپ کرنے کیلئے دنیا کے کسی پُر سکون مقام میں بیٹھ کر زندگی کے مزے لوٹ رہے ہونگے۔

ڈاکٹر مقصود احمد

اَمیر جماعت احمدیہ اصلاح پسند برطانیہ

۱۴/مئی ۲۰۱۶ء

مدعی خلافت مرزا مسرور صاحب پانامہ لیکس میں بھی بے نقاب

تین اپریل ۲۰۱۶ء کو پانامہ لیکس کے حوالہ سے ایک ایسی خبر نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کے بارے میں کسی کو وہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ خبر قدرت کا ناگہانی تازیانہ بن کر دنیا پر نازل ہوئی ہے۔ جرمنی کے ایک اخبار نے پانامہ لیکس کے نام سے عالمی سطح پر کالے دھن کے کاروبار کے بارے میں ایک کروڑ سے زائد دستاویزات کا راز فاش کر دیا۔ خبر کے مطابق ۲ لاکھ ۲۴ ہزار نمائشی کمپنیاں ہیں اور کم از کم ۳۲ کھرب ڈالر کا سرمایہ ۳۰ ٹیکس چوری کی پناہ گاہوں میں چھپایا گیا ہے جو دنیا کی کل سالانہ دولت کا ایک تہائی ہے۔ اِن نمائشی کمپنیوں کو پانامہ میں قانونی تحفظ حاصل ہے۔ دنیا کے ۱۴۶ عالمی لیڈر اِس کالے اور گھناؤنے کھیل میں بلاواسطہ یا بالواسطہ شامل ہیں۔ میرے علم کے مطابق بشمول مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ قبرستان کی ۲۰ کے قریب ایسی شخصیات ہیں جنہوں نے آف شور کمپنیاں بنا کر اس کالے دھن کے کاروبار میں شمولیت اختیار کی ہوئی ہے۔ میرا محترمہ مدیحہ صاحبہ سے پہلا سوال یہ ہے کہ اگر ۴۸ چندے جماعت کے نظام کو چلانے کیلئے لگائے گئے ہیں تو آپکے والی مرزا مسرور احمد کے پاس اتنا روپیہ پیسہ کہاں سے آ گیا جو اُنہیں چھپانے کیلئے آف شور کمپنیاں بنانی پڑیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ قوم کا پیسہ لُوٹ کر اِس قسم کے گھناؤنے کاروباری کھیل میں شمولیت فرمانے والے متقی، معزز اور مبارک خون ہوں؟؟

مرزا مسرور احمد کی آف شور کمپنیاں اِن پانامہ۔ کلِک کریں